پیشہ فارمیسی کا حقائق نامہ برائے 2014-15

Pharamceutical Fact Sheet: 2014-15

بحوالہ فارمیسی حالات وواقعات2014-15

نمبر:327/14-PA ; تاریخ:Januray 25, 2015

پروفیسر ڈاکٹر طٰہٰ نذیر B.Pharm., M.Phil., Ph.D. **صدر فارماسسٹ فیڈریشن** (رجسٹرڈ)

E.: tahanazir@yahoo.com, www.pharmacistfed.wordpress.com

سال 2014 اپنی تمام تر رنگینیوں، اداسیوں اور شادمانیوں کیساتھ اختتام کو پہنچا۔ اور یقیناً آپ نے بھی زندگی کے ایک سال کی کمی کیساتھ اپنے متعین اہداف کے محاصل کا اضافہ بھی کیا ہوگا۔ فارمیسی جیسے مقدس ومحترم پیشے اور ادویات وصحت جیسے بہترین علم سے دکھی انسانیت کی خدمت کر کے اپنی دنیا وآخرت سنوارنے کا اہتمام کیا ہوگا۔ کیونکہ ہمیں پتہ ہے کہ اب ہم اپنی بقیہ پوری زندگی اسی پیشے کیساتھ اپنے شریک حیات کی طرح لازم وملزوم ہیں۔ اسکی خوشی کیساتھ ہماری خوشی اور غم کیساتھ غم جڑا ہوا ہے۔ اسکی ترقی وخوشحالی سے ہماری عظمت ورفعت اور تنزلی وزوال کیساتھ رنج والم مشروط ہے۔ اس لئے ہمیں اسکی ترقی وبڑھوتری کے لئے بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔ اسکے نمائندہ افراد، کارکنان اور تنظیموں Trad Union/ Professional body کو مضبوط ومستحکم کرنا ہوگا۔

ماہرین ادویات کی نمائندہ تنظیمیں

ہماری پیشہ ورانہ نمائندگی ہمارا بنیادی قانونی وانسانی حق ہے۔ جسے حکومت پاکستان نے ایک جمہوری وفلاحی ریاست ہونے کیوجہ سے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ پیشہ فارمیسی میں ابھی تک صرف دو تنظیمیں پاکستان فارماسسٹ فیڈریشن PPF اور پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن PPA ماہرین ادویات کی نمائندہ اور سوسائٹی ایکٹ 1960 کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ PPA کو ڈرگ ایکٹ کے تحت سرکاری حثیت Official endorsment بھی حاصل ہے۔ مگر بدقسمتی سے اس تنظیم پر گزشتہ پچیس سالوں سے پروفیشنل گروپ کے نام ایک سرکاری ٹولہ قابض ہے۔ جنہیں ادویات کی تعلیم کے کئی اداروں کے سربراہان کی اشیرواد حاصل ہے۔ جن کا یقیناً ہمارے دلوں میں استاد اور بزرگ ہونے کیوجہ سے بڑا ادب اور احترام ہے۔ لیکن ان کا یہ فعل اخلاقی وقانونی اور پیشہ ورانہ تقاضوں کے منافی ہے۔ دوسرا انہیں جناب شہباز شریف صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب اور پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی بھرپور حمائت حاصل ہے۔ اس گروپ کے چند افراد نے اس سال ایک نئ عوامی اصطلاح کی رو سے جناب شہباز شریف صاحب کے گلو بٹ کا بہترین کردار ادا کیا ہے۔ گلو بٹ تو بیچارہ پھر بھی قانون اور کیمرہ کی گرفت میں آ گیا۔ مگر یہ سرکاری بدمعاش ابھی تک اللہ کی رسی کے دراز ہونے اور فارمیسی برادری کے بے خبر ہونے کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور گزشتہ پچیش سالوں سے کبھی غنڈہ گردی کی بنیاد پر بلا مقابلہ، کبھی غیر منصفانہ الیکشن کا ڈھونگ رچا کر PPA کے واحد نمائندہ اور کبھی بغیر الیکشن ہی کے کسی ڈکٹیٹر کی طرح ماہرین ادویات کے زبردستی نمائندگان کا کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ عرصہ دراز سے انکی رعونت اور دہشت کا ڈھنکا بجتا چلا آ رہا۔ مزید براں، اس سرکاری گروہ نے اپنا انتخابی دورانیہ Legitimated election tenure ختم ہونے کے باوجود 2013 میں فی زمانہ ایک مناسب کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اور پوری دنیا کیساتھ، ملک وقوم اور خصوصاً فارمیسی برادری کو یہ پیغام دیا کہ یہ لوگ پیشہ فارمیسی کے سیاہ وسپید کے مالک اور اس اندھیر نگری کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ یہ صوبہ پنجاب کے گلو بٹ ہیں۔ جب، جہاں، جیسے اور جس مرضی گاڑی کے شیشے توڑیں گے۔ ان سے کوئی باز پرس کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ لیکن ہم اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے پروفیسروں، سائنسدانوں اور اہل علم ودانش سے انتہائی ادب کیساتھ اس شمولیت کا قانونی، اخلاقی اور شرعی جواز ضرور پوچھتے ہیں۔ ان کے مقام اور حثیت Place and postion کا تعین کرنا چاہتے ہیں۔ قانون وانصاف کے انسانی تصور اور اسکے تقاضوں کا استفسار کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم انہیں مٹی کے مادھو، حکومتی ایوانوں کے درباری، بازار حسن میں بکنے والے پھولوں کے گجرے، اپنے مفادات کے پجاری اور اختیارات واقتدار کے سامنے سجدہ ریز ہونے والے بے حثیت لوگ تو نہیں کہیں گے۔ لیکن انہیں یقیناً اپنے اس طرز عمل کی قانونی، اخلاقی اور شرعی حثیت کے بارے ضرور سوچنا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان اور جانور میں نمایاں فرق رکھا ہے۔ ہمیں اشرف المخلوقات تخلیق کر کے دوسری تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے۔

PPA کے الیکشن 2014 اور جانبدارانہ الیکشن کمیشن کی بددیانتی ودھاندلی

پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن کے الیکشن 2014 میں فارماسسٹ الائینس کے تین امیدواروں پروفیسر ڈاکٹر طٰہٰ نذیر، عبدالعلیم اور عبدالمقیط سومرو نے بالترتیب صدر پنجاب، نائب صدر فیصل آباد اور نائب صدر ملتان کیلئے حصہ لیا۔ مگر بدقسمتی سے جناب ایاز علی خان صاحب چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب کی سرکردگی میں سرکاری اختیارات اور وسائل کا کھلا اور غیر قانونی استعمال کیا گیا۔ جسکے نتیجہ میں پنجاب میں

پروفیشنل گروپ کے کٹھ پتلی Dummy، غیر موثر، اور بزدل لوگ مسلط کردیئے گئے۔ تاکہ صوبے میں کوئی ڈرگ رول 2007 کے نفاذ کی بات نہ کرے۔ کوئی فارمیسی کے بااختیار ڈائریکٹوریٹ کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔ کوئی ڈرگ سیل لائسنس کے صرف فارماسسٹ کو جاری کرنے کا تقاضہ نہ کرے۔ نہ سروس سٹرکچر کا جھگڑا ہو نہ ہی فارماسسٹ کے پیشہ ورانہ ادویاتی وطبی کردار کا جھنجھٹ۔ چنانچہ PPA پنجاب کی موجودہ کابینہ پیشہ فارمیسی کے اصل مسائل سے احتراز Avoid کرکے فارمیسی دشمنی کا صحیح اور بھرپور کردار ادا کررہی ہے۔

وزیراعلی پنجاب اور چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب کے مبینہ دھاندلی اور اختیارات کے غیر قانونی استعمال کی مزمت

فارماسسٹ الائینس (Pharmacist Alliance) پاکستان فارماسسٹ اسوی ایشن (PPA) کے اکابرین نے ملک کی موجودہ جملہ انتخابی بے قائدگی اور دھاندلی کے عنوان سے پیدا ہونے والے سیاسی وانتظامی بحران کے حوالے سے کئی دفعہ مختلف انداز میں ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ ہم یقیناً ایک پیشہ ورانہ گروپ ہونے کی وجہ سے کسی بھی سیاسی، گروہی اور فرقہ ورانہ وابستگی کا انکار کرتے ہیں۔ اور ہر طرح کے سیاسی عزائم کو ایک طرف رکھتے ہوئے صرف اور صرف پیشہ فارمیسی کی ترقی وبڑھوتری کو ترجیح دیتے ہیں۔ مگر اسکے ساتھ ساتھ یقیناً ہم مجموعی ملکی سیاسی، معاشی اور سماجی حالات سے الگ نہیں رہ سکتے۔ اور فارمیسی کے الیکشن 2014 میں ہونے والی مبینہ دھاندلی، بددیانتی اور سرکاری اختیارات کے غیر قانونی استعمال کا **جناب میاں شہباز شریف صاحب** وزیراعلی پنجاب کو ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ جنکی سرکردگی میں چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب نے سرکاری اختیارات کا غیر قانونی استعمال کیا اور انتخابی بددیانتی اور دھاندلی برپا کی۔ اسی مقصد کیلئے انہیں راولپنڈی سے پنجاب سیکرٹریٹ بلایا گیا۔ انکی چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب کی پوزیشن کیلئے مکمل اہلیت نہ ہونے کے باوجود تعینات کیا گیا۔ جناب میاں صاحب ہی کے ایماء پر، خان صاحب نے پیشہ فارمیسی کے گلوبٹ کا بہترین کردار ادا کیا۔ اپنی بغل میں بیٹھے پنجاب کوالٹی کنٹرول بورڈ کے نگران کو چیف الیکشن کمیشن متعین کیا۔ پورے پنجاب کے الیکشن کنوینیز ز اپنے ماتحت سرکاری افسران متعین کئے۔ پورے الیکشن کی براہ راست نگرانی کی۔ تمام اہم شہروں میں بنفس نفیس تشریف لے گئے۔ اسکے علاوہ جناب موصوف نے تقریباً تمام اہم اداروں میں بذات خود رابطہ فرمایا۔ جسکے نتیجے میں آج کی موجودہ PPA کی غیر موثر، کمزور اور لاغر پیشہ ورانہ نمائندے سامنے آئے۔ ان تمام حقائق کی تفاصیل ہمارے جاری کردہ قرطاس ابیض (White paper) نمبر 317/14-PA؛ مورخہ July 21, 2014 (http://pharmareview.wordpress.com/2014/08/03/the-dilemma-of-pharmacy-profession-in-pakistan-white-paper-regarding-p pa-election-2014/) میں پہلے ہی سے موجود ہیں۔ جناب وزیراعلی پنجاب کا ہمارے جاری کردہ قرطاس ابیض پر کسی قسم کی کاروائی عمل میں نہ لانا انکے اس مکروہ دھندے میں ملوث ہونے کی کھلی نشاندھی کرتا ہے۔ لہذا ہم جناب شریف برادران اور PML (N) کے انتخابی دھاندلیاں برپا کرنے اور سرکاری وسائل واختیارات کے غیر قانونی استعمال کے قائل ہیں۔ اور فارمیسی برادری، پاکستانی عوام، ملکی عدلیہ اور اہل علم ودانش سے امید کرتے ہیں کہ ملک میں قانون وانصاف کی بالادستی کیلئے ہماری جہد مسلسل کی حمائت جاری رکھیں گے۔ سسکتی اور بیمار انسانیت کی خدمت میں ہمارا ساتھ دینگے۔ غریب مریضوں کو بہترین اور معیاری ادویاتی سہولیات کی فراہمی میں ہماری مدد کرینگے۔ اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ملک وقوم کو ظلم وبددیانتی برپا کرنے والے شرپسند عناصر سے نجات عطا فرمائے۔ آمین

میرے محترم فارماسٹ بھائیو اور بہنو! بات صرف یہی ختم نہیں ہوجاتی۔ بلکہ اس کے اثرات ونتائج دور تلک جاتے ہیں۔ کیونکہ پیشہ فارمیسی کی یہ غیر قانونی، بے بس اور کسی بھی اخلاقی جواز سے خالی قیادت کوئی نمایاں کام کرنے کی صلاحیت سے عاری ہے۔ بلکہ شاید انہیں پیشہ فارمیسی کے مسائل کا صحیح ادراک بھی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کبھی کسی ہوٹل میں پرتکلف محفل برپا کرتے ہیں۔ کبھی کسی ادویاتی تعلیمی ادارے میں کسی ورکشاپ کی صدارت فرمارہے ہوتے ہیں۔ کبھی کسی شخصیت کو استقبالیہ دیتے ہیں۔ کبھی بڑے کھانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ کبھی گورنر پنجاب کیساتھ فوٹو سیشن کراتے ہیں۔ کبھی سیکرٹری ہیلتھ سے ملاقات کر کے تجاویز دینے کی بجائے نئی ہدایات لے آتے ہیں۔ یہ دوسال اسی طرح کریں گے۔ قیادت کی مراعات سے محضوض ہونگے۔ پھر دوبارہ اپنے عہدوں اور سرکاری اختیارات کا غیر قانونی استعمال کریں گے۔ ماہرین ادویات کو ہراساں کرکے اپنا مکروہ تاریخی کھیل کھیلیں گے۔ لیکن فارمیسی کے حقیقی اور بنیادی مسائل کو کبھی حل نہیں کرینگے۔ یہ تو ابھی تک شہر فیصل آباد کے رہائشی حافظ صدیق سیفی کی دادرسی نہیں کرسکے۔ جس نے 18 جنوری 2011 کو اسی گروپ کے PPA کے سابق صدر کے نام پیشہ ورانہ ظلم وناانصافی کے خلاف مدد کے درخواست کی تھی۔ آج اس خط کو پانچواں سال ہوگیا ہے۔ مگر اسکا انتظار ختم نہیں ہوا۔ اگر ہم ان کے مکروہ کردار کو مزید کھل کے بتانا چاہیں۔ تو صورتحال کچھ یوں ہوگی۔ کہ مریض دوائی مانگے اور یہ کہیں کہ لسی پیو۔ جانا کراچی ہو یہ کہیں پشاور کا ٹکٹ لے لو۔ بھوکا روٹی مانگے یہ کہیں نماز پڑھو۔ سوال گندم کریں یہ جواب چنا دیں۔ چنانچہ جو بتانے والی بات ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس بددیانت گروہ کو تو ماہرین ادوایات کے حقیقی مسائل تک کا ادراک نہیں۔ ان لوگوں کی ترجیحات ہی کچھ اور ہیں۔ یہ کبھی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کرینگے۔

معیاری نظام صحت کے لئے ڈرگ سیل لائسنس کے صرف فارماسسٹ کو جاری کرنے اور WHO ادویاتی وطبی تجاویز کا عملی نفاذ

پاکستان فارماسسٹ فیڈریشن www.pharmacistfed.wordpress.com کے مرکزی اور صوبائی ذمہ دران نے حکومت پاکستان سے ادویات کے اجازت نامہ Drug Sale License کے صرف فارماسسٹ کو جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس مقصد کیلئے ڈرگ ایکٹ میں بھی جزوی ترمیم کرنے کی ضرورت ہے۔ قانون ساز اداروں قومی اسمبلی، سینٹ اور موجودہ کابینہ کو قائل کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ پاکستان میں فارماسسٹوں کی تعداد اور آبادی کا تناسب Pharmacist population ratio دنیا کے کئی ترقی یافتہ ممالک سے بہتر ہے۔ ہم سے کئی اعتبار سے پسماندہ ممالک بشمول سری لنکا، میکسیکو، بنگلہ دیش، کیوبہ، کوریا، بوٹسوانہ، ساؤتھ افریقہ، وسطی ایشیائی ریاستیں حتیٰ کہ افغانستان کے کچھ علاقے کئی حوالوں سے ہم سے بہتر ادویاتی وطبی نظام کے حامل ہیں۔ مشرق وسطیٰ کی عرب ریاستیں اور سعودی عرب جہاں آج بھی فارمیسی کی تعلیم کے ادارے ہمارے ملک سے کم ہیں۔ جہاں آج بھی ان کے اپنے شہریوں کی نسبت غیر ملکی، خارجی، بیرونی فارماسسٹ کی تعداد زیادہ ہے۔ مگر وہاں بھی ڈرگ سیل لائیسنس صرف اور صرف فارماسسٹ ہی کو دیا جاتا ہے۔ فارمیسی یا میڈیکل سٹور کا دروازہ تبھی کھلے گا اگر فارماسسٹ جسمانی طور پر وہاں موجود ہوگا۔ لیکن یہ بدنصیبی پاکستانی قوم ہی کے حصے کیوں آئی ہے۔ جہاں نان کوالیفائیڈ، نان پروفیشنل اور نان ٹیکنیکل لوگوں کو ڈرگ سیل لائیسنس جاری کیا جاتا ہے۔ قیمتی انسانی جانوں کو غیر متعلقہ ادویات فروشوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

چنانچہ، پاکستان فارماسسٹ فیڈریشن www.pharmacistfed.wordpress.com کے مرکزی صدر پروفیسر ڈاکٹر طہٰ نذیر، صدر صوبہ سندھ پروفیسر عارف ارائیں، صدر صوبہ پنجاب عبدالعلیم اور صدر صوبہ KPK محمد مدثر خان نے صدر پاکستان، وزیراعظم، وزراء اعلیٰ اور ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک وقوم کے بہترین مفاد میں ڈرگ سیل لائیسنس کے صرف فارماسسٹ کو جاری کرنے کو یقینی بنایا جائے۔ ڈاکٹر برادری Physician community اور بیوروکریسی کی ملی بھگت سے غریب مریضوں کو غیر معیاری ادویاتی وطبی سہولیات Poor clinical and pharmaceutical care کی فراہمی بند کی جائے۔ قوم کو بین الاقوامی ادارہ صحت WHO اور دیگر اہم اداروں کی مجوزہ صحت وادویات کی سہولیات فراہم کی جائیں۔

تا کہ ہم ایک زندہ وتابندہ اور صحتمند وتوانا قوم کی حثیت سے جانے اور پہچانے جائیں۔

فارماسسٹ کو موجودہ انتظامی ودفتری کام کی بجائے، حقیقی ادویاتی وطبی فرائض تفویض کئے جائیں۔

فارماسسٹ الائینس پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن نے ملک کی مجموعی ادویاتی وطبی صورتحال کے حوالےکئی دفعہ معیاری طبی نظام کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ کیونکہ ملک کے طول وعرض کے تمام تر سرکاری ہسپتال بنیادی ادویاتی اور طبی سہولیات (Pharmaceutical and clinical care) سے محروم ہیں۔ ماہرین ادویات یا فارماسسٹ کو شعوری طور پر انکے حقیقی فرائض کی ادائیگی سے دور رکھا جارہا ہے۔ جسکی وجہ سے نہ صرف معصوم بچے مر رہے ہیں بلکہ غریب مریض معیاری ادویات سے محروم ہیں۔ زندگی وموت کی کشمکش میں مبتلا مریضوں کو معیاری علاج کی سہولیات میسر نہیں۔ چنانچہ پاکستان کی بیوروکریسی اور ڈاکٹر برادری کی ملی بھگت سے نظام صحت بد سے بدتر ہوتا چلا جارہا ہے۔ موجودہ نظام میں آپکو فارماسسٹ کا کہیں اور کسی بھی طرح کا کوئی طبی (Clinical) کردار نہیں ملے گا۔ سوائے چند ایک ہسپتالوں کے آپکو کہیں بنیادی ادویاتی سہولیات بشمول نسخہ جات کی جانچکاری Prescription review، مریض کی راہنمائی Patient counseling ادویاتی معائنہ کاری Therpeutical drug monitoring، تریاق زہر Toxicology and poisoning control، ادویاتی معلومات Drug information، علاج کی درستگی Rationalization of treatment، ادویات کی ترکیب ترتیب اور جزئیات کی درستگی Correction of dose, protocol, frequency and regimen نہیں ملیں گی۔ ڈاکٹروں کی مجوزہ غلط ادویات کی وجہ سے ہر سال ہزاروں لوگ لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ لہذا، جب تک ہم فارماسسٹ کو اسکے حقیقی اور پیشہ ورانہ فرائض نہیں سونپے گے۔ بین الاقوامی ادارہ صحت WHO اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے بیان کردہ کردار Role تفویض نہیں کرینگے۔ ہم کبھی بھی پاکستان میں معیاری ادویاتی وطبی سہولیات فراہم نہیں کرسکیں گے۔

لہذا فارماسسٹ الائینس پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن کے ذمہ داران نے صدر پاکستان جناب ممنون حسین صاحب، وزیراعظم پاکستان جناب نواز شریف صاحب اور دیگر صوبائی اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ فارماسسٹوں کو انکے موجودہ انتظامی ودفتری (Administrative and clarical) کام کی بجائے حقیقی ادویاتی وطبی Pharmaceutical and clinical کردار ادا کرنے کی سہولیات فراہم کی جائیں۔ تا کہ ہم نسل نو کو بہترین طبی سہولیات اور اپنی قوم کو پوری دنیا میں ایک زندہ وتابندہ قوم کی شناخت دے سکیں۔

سرکاری PPA؛ سرکاری نمائندگی اور سرکاری خدمات

اگلی بات جو ہم اپنے فارماسٹ بھائیوں اور بہنوں کے گوش گزار کرنا چاہیں گے۔ کہ PPA کی موجودہ منتخب کابینہ، عملی طور پر حکومت پاکستان اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی متبادل اجتماعیت (B-team) ہے۔ یہ وہی بات کریں گے جو سیکرٹری ہیلتھ، وزیرمملکت یا وزیراعلیٰ صاحب انہیں بتائیں گے۔ یہ حکومتی فیصلے سے ہٹ کر، فارماسسٹ برادری کے مفاد میں ایک لفظ بھی کہنے کی جرات نہیں رکھتے۔ یہ اپنی برادری کے حقوق کا تحفظ نہیں بلکہ سرکاری فیصلوں کا نفاذ کریں گے۔ سرکاری حکمت عملی (Policies) لاگو (Enforcement) کریں گے۔ چنانچہ اصولی اعتبار سے PPA اپنی حقیقی افادیت کھو چکی ہے۔ یہ ایسا چراغ ہے جس کی روشنی نہیں۔ ایسی دوا ہے جس میں اثر نہیں۔ ایسی گاڑی ہے جو چلتی نہیں۔ ایسا کارخانہ ہے جہاں کچھ نہیں بنتا۔ ایسی تنظیم ہے جسکے اپنے ارکان کی کثیر تعداد انہیں نا پسند کرتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس چراغ کو روشن، دوا کو موثر، گاڑی کو چلتا ہوا، اور تنظیم کو ہر دلعزیز کیسے بنایا جائے۔ تو احباب گرامی اس کا حل تلخ اور دشوار ضرور ہے۔ مگر ناممکن نہیں۔ ہمیں PPA ہی نہیں بلکہ پروفیشنل گروپ سے بھی ملک دشمن، غدار اور قومی سلامتی کے لیے خطرہ بن جانے والے لوگوں کو نکالنا ہوگا۔ ان بددیانت لوگوں کی شناخت قطعاً دشوار نہیں۔ کیونکہ گزشتہ دو دھائیوں سے نہ ان کے لچھن بدلے۔ نہ لہجے میں تبدیلی آئی۔ نہ انداز وبیان میں تغیر برپا ہوا۔ چنانچہ ہمیں ان کے خلاف یکسو ویکجان ہونا ہوگا۔ ان کی شناخت اور پہچان میں پوری برادری کی راہنمائی کرنا ہوگی۔ ان کی کڑی نگرانی اور ہر سطح پر ہر نوعیت کا پیچھا کرنا ہوگا۔

پیشہ فارمیسی کی پسماندگی وبدحالی میں فارمیسی کونسل آف پاکستان کا مجرمانہ کردار

پاکستان فارمیسی کونسل PCP، پیشہ فارمیسی کا سرکاری انتظامی ادارہ ہے۔ جو فارمیسی ایکٹ 1967 کے تحت معرض وجود میں آیا۔ جس کا بنیادی مقصد فارماسسٹ، متعلقہ افراد Supporting personnel اور جملہ املاک Premesis کا انتظام کرنا ہے۔ اسکے علاوہ ادویات استعمال کرنے والوں کو تحفظ فراہم کرنا، انکی صحت وتندرستی کو یقینی بنانا بھی PCP کے قانونی فرائض کا حصہ ہے۔ اب کیونکہ گذشتہ دو دہائیوں سے پوری دنیا میں فارماسسٹ کا شعبہ طب میں کردار بدل چکا ہے۔ اسکے پیشہ ورانہ فرائض کا مرکز ومحور ادویات کی بجائے مریض ہو چکا ہے۔ فارماسسٹ کو ادویاتی انتظامی امور کیساتھ اب مریض کی طبی جزئیات Clinical care کا بھی ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے، اس پس منظر میں PCP مریض اور مرض کی صحیح علاج، مستند ادویات اور بین الاقوامی معیاری ادویاتی وطبی سہولیات Clinical and pharmaceutical care کو یقینی بنانے کے لئے جرائت مندانہ اقدام کرنے پڑیں گے۔ ورنہ پیشہ فارمیسی نہ صرف اپنی حقیقی سماجی پہچان Credibility سے محروم ہوجائے گا۔ بلکہ دکھی انسانیت کو معیاری ادویاتی وطبی سہولیات بھی نہیں فراہم کرسکے گا۔ مگر قرائن کہتے ہیں کہ PCP کے موجودہ سیکرٹری جناب نذیرالدین احسن صاحب اور ان کا عملہ Staff نہ اس اصولی وقانونی کردار کی ادائیگی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نہ ہی ان میں کوئی ایسی مثبت خواہش Ambitions نظر آتی ہے۔ نہ ہی انکے پاس فارمیسی اور فارماسسٹ کو اجاگر کرنے کا کوئی عزم اور ارادہ محسوس ہوتا ہے۔ نہ ہی ان کے پاس اس پس منظر میں کوئی مربوط حکمت عملی اور منصوبہ بندی ہے۔

چنانچہ، PCP کی مذکورہ ناقص کارکردگی اوراس جیسے کئی پیشہ ورانہ مسائل کے حل کے لئے 2009ء میں پاکستان فارماسسٹ فیڈریشن www.pharmacistfed.wordpress.com کی نبیاد رکھی گئی۔ جو اگرچہ 1989ء سے ہی فارماسسٹ فورم کے نام سے ایک مربوط اور منظم گروپ کی صورت میں موجود تھا۔ مگر اصولی وقانونی بنیاد پر اسے مزید موثر اور منظم کرنے کے لئے پاکستان فارماسسٹ فیڈریشن کا نام پاکستان سوسائٹی ایکٹ 1960 کے تحت رجسٹر کرایا گیا۔ جس کے بعد، یہ ملک کی واحد اصولی، جمہوری اور ماہرین ادویات کی حقیقی نمائندہ تنظیم بن گئی۔ جس نے نہ صرف سیاسی وغیر سیاسی اور سرکاری وسماجی سطح پر فارمیسی کو نئی پہچان دی بلکہ اخلاص، حکمت اور دانائی کیساتھ کھلے اور چھپے انداز میں ماہرین ادویات کی بے لوث خدمت کی ہے۔ جسے اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

انتہائی عزیز فارماسسٹ ساتھیو! آج ہم موجودہ حالات کے تناظر میں PCP کے فارمیسی اور فارماسسٹ کے حقوق لئے اصولی وحقیقی کردار کا تجزیاتی جائزہ پیش کرینگے۔ جسے ہم نے اپنے قارئین کی آسانی کیلئے مندرجہ ذیل نقاط کی صورت میں تالیف Compile کیا ہے۔ اولا ہم پیشہ فارمیسی کی تعلیم، طریق تدریس، پیشہ ورانہ تربیتی نظام اور اسکے متعلقہ اداروں کی بات کرینگے۔ جہاں نہ اساتذہ اور طلبہ کی مطلوبہ شرح Teacher student ratio ہے، نہ تجربہ گاہوں میں بنیادی ضروری آلات واوزار۔ نہ ہی مطلوبہ کیمیائی مرکبات Chemicals ہیں۔ حتیٰ کہ کئی اداروں میں فارماکالوجی Pharmcology، فارماسوٹکس Pharmaceutic، فارماسوٹیکل کیمسٹری Pharmaceutical chemistry، مائیکروبیالوجی Microbiology، فارماکوگنوسی Pharmacognosy، پیتھالوجی Pathology، اناٹومی Anatomy، فزیالوجی Physiology اور دیگر اہم مضامین کی معیاری پیشہ ورانہ تربیت کی سہولیات تک نہیں ہیں۔ ادویاتی وطبی تربیت کیلئے ہسپتالوں میں جانے والے طلبہ وطالبات مطلوبہ ماہرین، تربیتی سہولیات اور ماحول کے فقدان کیوجہ سے انتہائی اہم پیشہ ورانہ جزئیات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جس کے لئے PCP کو یقیناً اپنے ضوابط Regulation کو سختی سے نافذ کرنا ہوگا۔ مگر قرائن کہتے ہیں کہ PCP کے موجودہ سیکریٹری جناب نذیر الدین احسن صاحب اور انکا سٹاف ایسی کوئی مثبت تبدیلی برپا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ بلکہ ایسی ہر کاوش سے حتی المقدور پرہیز فرمائیں گے۔ کیونکہ اسکے لئے ذہنی آمادگی چاہیئے، جذباتی لگاؤ اور اپنے ہنر اور پیشے سے وفاداری چاہیئے۔ متعلقہ قابلیت واہلیت چاہیئے۔ مگر ہم نہیں سمجھتے کہ اس میں سے کوئی ایک محرک بھی PCP کو مذکورہ مقاصد کیلئے عملا کچھ کرگزرنے پر مجبور کرسکے۔

آج PCP کی ناکام تعلیمی وپیشہ ورانہ حکمت عملی ومنصوبہ بندی کا نتیجہ ہے کہ فارمیسی کے طلبہ کا کوئی مربوط امتحانی نظام نہیں۔ کسی ادارے میں اندرونی تو کہیں بیرونی Internal/ external evaluation (pracrtical & viva) ہے۔ کہیں سمسٹر سسٹم ہے تو کہیں سالانہ نظام Annual system ہے۔ کسی ادارے کے نالائق اور سست طلبہ بھی دوسرے ادارے کے ذہین اور محنتی طلبہ سے زیادہ نمبر حاصل کرجاتے ہیں۔ اسطرح کئی طلبہ اپنے اصولی وقانونی استحقاق Credit سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جسے PCP کو فی الفور حل Rationaliz کرنا چاہیئے۔ علاوہ عزیں، PCP کے غیر مربوط نظام تعلیم کی وجہ سے کئی اداروں کے اساتذہ درس وتدریس کے بنیادی اصولوں اور پیشہ تعلیم کے تقدس تک سے شناسا نہیں ہیں۔ جو اپنا انتظامی عہدہ بچانے یا قائم رکھنے کیلئے رعب اور دہشت مسلط کر دیتے ہیں۔ اپنی تعلیم قابلیت، پیشہ ورانہ مہارت، بزرگانہ شفقت اور علمی دسترس کی بجائے۔ طلبہ، تعلیم اور اداروں پر قہر، بے برکتی، اداسی اور وحشت مسلط کردیتے ہیں۔ جو نا صرف تعلیم وتعلم کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے بلکہ انسانی اخلاقیات اور تعلیمی قدروں کے بھی خلاف ہے۔

ثانیاً پورے پاکستان میں آپکو کہیں بنیادی ادویاتی وطبی سہولیات Clinical and pharmaceutical care نہیں ملیں گی۔ جسکی بنیادی وجہ موجودہ نظام صحت میں فارماسسٹ کو اسکے حقیقی اور پیشہ ورانہ فرائض نہ سونپنا ہے۔ بین الاقوامی ادارہ صحت WHO اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے بیان کردہ کردار Role تفویض نہ کرنا ہے۔ جسکے لئے PCP کو ایک جاندار اور بھرپور کردار ادا کرنے کو ضرورت ہے۔ متبادل حکمت عملی اور موثر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ مگر جناب موصوف سیکرٹری صاحب خود اس کے بنیادی تصور اور متعلقہ تربیت سے محروم ہیں۔ وہ بھلا کیسے اسکی جزئیات کی قابل فہم صورت وضع کرسکتے ہیں۔ PCP کی ناکامی وپسپائی کی ایک اور شاندار مثال پاکستان کے مختلف تعلیمی اداروں میں، چند مخصوص شخصیات اور گروہوں کے ناقابل تسخیر قلعوں کی شکل اختیار کرجانا ہے۔ لاہور، بہاولپور، ملتان، سرگودھا، کوئٹہ اور کراچی کے کئی سربراہان شعبہ جات Chairman/ dean خود کو اپنی سلطنت کے فرعون سمجھتے ہیں۔ جو اپنے پیغمبرانہ منصب کو قطعی فراموش کرتے ہوئے، قسمت نوع بشر کے صورت گروں اور سیرت نوع انسانی کے صنعت گروں کو اپنے مملوک غلاموں کیطرح بنانا اور چلانا چاہتے ہیں۔ انہیں شائد ادراک نہیں کہ آج PCP بزدل اور نااہل لوگوں کے قابو میں ہے۔ لیکن اس چیز کی کیا ضمانت ہے کہ کل آنے والے لوگ دیانتدار، قابل، بےلوث، باوقار، انصاف پسند اور خوددار نہیں ہونگے۔

PCP کے موجودہ سیکرٹری صاحب اور انکے دفتری عملہ Offic staff کی ناکامی کی ایک اور مثال اپنے فیصلوں کو اداروں پر عملا نافذ نہ کرسکنا ہے۔ جس کا آج نتیجہ ہے کہ آپکو لاہور، بہاولپور، ملتان، سرگودھا، کوئٹہ، کراچی، D.I. خان، فیصل آباد اور پشاور میں اداروں کے ڈینز، پرنسپلز Deans/principals ملیں گے۔ مگر انکے اپنے تخلیق کئے گئے پانچ اصولی درسی شعبہ جات فارماکالوجی Pharmcology، فارماسوٹکس Pharmaceutic، فارماسوٹیکل کیمسٹری Pharmaceutical chemistry،، فارماکوگنوسی Pharmacognosy اور فارمیسی پیکٹس Pharmacy practic اور انکے پانچ متعلقہ چیئر مین نہیں ملیں گے۔ بلکہ یہاں طرفہ طماشہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کئی اداروں میں چیئر مین یا پرنسپل اور ڈین کے دوالگ عہدوں پر ایک ہی شخصیت براجمان ہے۔ دفاتر، فرنیچر، سٹاف اور دیگر مراعات الگ الگ ہونگی۔ مگر اس پر قابض ایک ہی شخصیت ہوگی۔ جو موجودہ PCP کے منہ پر طمانچہ نہیں بلکہ سر پر ڈنڈا کہیں تو شائد اسکی علمی، پیشہ ورانہ، اصولی اور اخلاقی سنگینی وشدت اپنے صحیح مفہوم کے ساتھ واضح ہوسکے۔ کیونکہ اصولی اعتبار سے یہ ذاتی وشخصی مفادات کیلئے اجتماعی وقومی مفادات کی قربانی ہے۔ اس اعتبار سے پنجاب یونیورسٹی کی سب سے بری مثال ہے۔ جسے اللہ نے مجموعی طور پر اگر ڈین ہے تو یقیناً پانچ شعبہ جات، پانچ چیئر مین اور متعلقہ تدریسی وتحقیقی سہولیات ہونی چاہیئے۔ اگر ایک عمومی میڈیکل کالج میں پچیس سے زائد شعبہ جات اور انکے متعلقہ نگران ہوسکتے ہیں تو فارمیسی میں صرف پانچ شعبہ جات کیوں ممکن نہیں۔ لیکن میڈیکل کا شعبہ اس اعتبار سے خوش نصیب ہے کہ انکے حصے میں ہمارے موجودہ PCP کے سیکرٹری صاحب کی طرح کی کوئی شخصیت نہیں آئی۔ نہ ہی جناب ایاز علی خان صاحب سابقہ چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب کیطرح کے گلوبٹ ملے ہیں (جسکی تمام تفاصیل ہمارے جاری کردہ قرطاس ابیض White Paper نمبر 317/14-PA مورخہ July 21, میں موجود

ہے)۔جس وجہ سے وہ موثر اور جاندار انداز میں پیشہ ورانہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔اس تناظر میں کراچی یونیورسٹی کے کلیہ علم الادویہ Faculty of pharmacy نے انتہائی منفرد حکمت عملی اور موثر منصوبہ بندی وضع کی۔ جہاں آج 1800 کے قریب طلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ستر (70) پی ایچ ڈی اور ایک سو پچھتر (175) ایم فل پیدا کیئے۔تقریبا 1200 تحقیقی مقالاجات شائع کیئے۔ یہ ادارہ آج سے پچیس (25) سال قبل ہی فیکلٹی اور چار معیاری تعلیمی وتحقیقی شعبہ جات بنا چکا تھا۔اور ہم اس ادارے کو سلام پیش کرتے ہیں۔جس نے اصولی اعتبار سے ہمارا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔جن کے طریق تدریس، تحقیقی سرگرمیاں، پیشہ ورانہ تصانیف واشاعت کا پاکستان میں کوئی ادارہ مقابلہ نہیں کرتا۔لیکن واضح رہے کہ انکی اس تعلیمی وتحقیقی بالادستی میں PCP کا کوئی کردار نہیں۔ یہ یقیناً اس ادارے کے اساتذہ اور سٹاف کو اعزاز Credit جاتا ہے۔جنکی مدبرانہ سوچ، محنت شاقہ اور قانون وانصاف کی بالادستی کی سوچ نے آج انہیں پورے ملک میں نمایاں وممتاز کر دیا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ، PCP نے پیشہ فارمیسی کو غیر معیاری اور نامکمل نصابی سلیبس Curriculum کا تحفہ دیکر، اسے مزید پسماندہ ودرماندہ کرنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔جس میں نہ صرف مضامین کے عنوانات Course titles معیاری نہیں بلکہ اسکی متعلقہ شعبہ جات میں تقسیم بھی پیشہ ورانہ تقاضوں کو پورا نہیں کرتی۔جسکی نشاندہی ملک کے مآیہ ناز ماہرین ادویات نے 2011 میں کی تھی۔اس موضوع پر انہوں نے ایک شاندار تحقیقی مقالہ بعنوان "IllogicalIllogical course titles of Pharm-D curriculum proposed by Higher Education Commission of Pakistan" بھی تخلیق کیا۔جسے آپ انٹرنٹ www.icdtid.ca سے حاصل کر سکتے ہیں۔

انتہائی عزیز فارماسسٹ ساتھیو! تعلیمی اداروں کو اپنی سلطنت ومملکت بنا لینے والے سربراہان ادارہ جات Chairman and deans نے غیر اصولی وغیر اخلاقی بنیادوں پر زیادہ سے زیادہ مضامین اپنے شعبہ میں لانے کی کھینچا تانی میں ہمیں آج غیر مربوط اور مبہم سلیبس پیش کیا ہے۔جو نہ صرف طلبہ واساتذہ کی پریشانی کا سبب ہے۔ بلکہ ملک وقوم کیلئے غیر معیاری ماہرین ادویات کی فراہمی کا سبب بنے گا۔

چنانچہ ہم اس سلیبس Curricullum کو دنیا کے کسی ایسے ملک، جہاں پیشہ فارمیسی اپنی بہترین عملی شکل میں ہو، کے تجربہ کار ماہر تعلیم سے Review کرا کے، معیاری اور بین الاقوامی تقاضوں سے ہم آہنگ کر سکتے ہیں۔

PCP کی بے بسی وناکامی کی ایک اور مثال جو گزشتہ تین سالوں سے تسلسل کیساتھ سامنے آرہی ہے۔وہ فارمیسی Pharm-D کے فارغ التحصیل Graduate کا اپنے نام کیساتھ ڈاکٹر "Dr." لکھنا ہے۔ اس ابہام کو دور کرنا، جناب نذیرالدین احسن صاحب کی اصولی، منطقی، اور سرکاری ذمہ داری ہے۔مگر جناب موصوف سے جب بھی رابطہ کیا گیا، بس ایک ہی جواب آیا کہ "بس سوچ رہے ہیں"۔اور گزشتہ ڈھائی سالوں سے مسلسل سوچتے ہی جارہے ہیں۔اور شائد آئندہ پندرہ سال تک سوچتے ہی چلے جائینگے۔ حتیٰ کہ پی ایم ڈی سی PMDC نے غیر قانونی وغیر پیشہ ورانہ انداز اپناتے ہوئے فارمیسی Pharm-D گریجویٹس کا "ڈاکٹر" لکھنا، ایک قرارداد کے ذریعے ممنوع قرار دے دیا۔یہ قرارداد PMDC کے 27 اکتوبر، 2014 کے منعقدہ اجلاس میں پاس ہوئی اور انکے رجسٹرار کے توسط سے مشتہر ہوئی۔جس میں انہوں نے آرڈینینس 162 کے سیکشن 28 ایکٹ (212)XIX کی غلط تشریح کرتے ہوئے، فارماسسٹ برادری پر اپنے غلط فیصلے کو مسلط کرنے کی کوشش کی ہے۔اور ادھر جناب موصوف سیکرٹری صاحب چپ سادھے، خاموش کا روضہ رکھے بیٹھے ہیں اور نجانے کب تک بیٹھے رہیں گے۔

چنانچہ ہم فارمیسی کے بڑے بڑے مسائل، جیسے خودمختار ڈائریکٹوریٹ، سروس سٹرکچر، فارماسسٹ کو ادویاتی وطبی ذمہ داریاں تفویض کرنا، ادویاتی لائسنس کا صرف فارماسسٹ کو جاری کرنے کی بات نہیں کرتے۔صرف PCP کی براہ راست دائرہ کار Jurisdiction میں آنے والے مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔اور اس میں انکی بدترین ناکامی ثابت کرتے ہیں۔جس کا براہ راست اثر فارمیسی برادری، انکے اصولی مفادات اور ملک وقوم کیلئے ادویات وصحت کی سہولیات کے معیار پر پڑھتا ہے۔چنانچہ اس تناظر میں پاکستان فارماسسٹ فیڈریشن اور فارماسسٹ الائینس PPA کے ذمہ داران نے موجودہ وفاقی حکومت، سیاسی قیادت اور سماجی اکابرین کیساتھ اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی Establishment and Bureaucracy سے موثر کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔انہوں نے صدر پاکستان جناب ممنون حسین صاحب، وزیراعظم پاکستان جناب نواز شریف صاحب اور دیگر صوبائی اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ موجودہ PCP کے سیکرٹری کیساتھ، اس اہم ادارے کے اندر بھی نمایاں تبدیلیاں برپا کی جائیں۔تا کہ ہم قوم کو معیاری ادویاتی وطبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنا سکیں۔